السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نذر کے بارے میں ایک جماعت کا تو یہ کہنا ہے کہ نذر صرف اللہ تعالی ہی کیلیئے ماننی چاہیئے کیونکہ غیر اللہ کے لئے نذر ماننا کفر و شرک ہے کیونکہ نذر عبادت ہے اور غیر اللہ کی عبادت کفر ہے اور ایک دوسری جماعت کا یہ کہنا ہے کہ غیر اللہ کیلیئے نذر عمل صالح اور موجب اجر و ثواب ہے تو اس میں سے کون سی بات حق ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نذر عبادت کی قسموں میں سے ایک قسم ہے اور یہ صرف اللہ وحدہ کا حق ہے لہذا غیر اللہ کیلیئے نذر جائز نہیں ۔ جو شخص غیر اللہ کیلیئے نذر مانتا ہے وہ گویا عبادت کی اس قسم کو غیر اللہ کے لئے ادا کرتا ہے اور جو عبادت کی کسی بھی قسم کو خواہ وہ نذر ہو یا زبح یا کچھ اور غیر اللہ کیلیئے ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہراتا ہے اور وہ اس ارشاد باری تعالی کے عموم میں داخل ہے ۔

إِنَّهُ مَن يُشرِك بِاللَّهِ فَقَد حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيهِ الجَنَّةَ وَمَأوىٰهُ النّارُ ۖ وَما لِلظّـٰلِمينَ مِن أَنصارٍ ﴿٧٢﴾... سورة المائدة

''جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا' اللہ اس پر بہشت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں'' ۔

جو عاقل بالغ مسلمان یہ عقیدہ رکھے کہ قبر میں مدفون لوگوں کیلیئے نذر ذبح جائز ہے تو اس کا یہ عقیدہ شرک اکبر ہے جو (آدمی) کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے اس عقیدہ کے حامل شخص سے تین دن تک نہایت سختی کے ساتھ توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا اگر توبہ کر لے تو بہتر ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا ۔

ایسے شخص کے بیٹے کا اپنے باپ کے مال کو مستقبل بنانے کیلیئے استعمال کرنا یا اس کی وفات کے بعد وارث بننا اسی مسئلہ پر موقوف ہے اگر اس کا باپ اسی عقیدہ پر فوت ہوا ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے توبہ کی ہے تو وہ اس کا وارث نہیں ہو گا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :

«لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ» (صحیح بخاری)

''مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا''

اس کا بیٹا اس کی زندگی میں اس کے مال کو جس قدر اس کا جی چاہے لے سکتا ہے' نیز اس کے لئے بھی بیٹے کے مال کو اس کے علم کے بغیر بھی لینا جائز ہے بشرطیکہ فقیر اور ایسے اسباب سے عاجز ہو جو اسے اس سے بے نیاز کر دینے والے ہوں کیونکہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ابو سفیانؓ کی بیوی ہند بنت عتبہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یہ شکایت کی کہ ابو سفیان اسے اس قدر خرچ نہیں دیتا جو اس کے اور اس کے بیٹوں (اولاد) کے لئے کافی ہو تو آپ نے فرمایا کہ

«خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي بَنِيكِ» (صحیح مسلم)

''تو اس کے مال میں سے دستور کے مطابق اس قدر لے لے جو تیرے بیٹوں کیلیئے کافی ہو'' ۔

اس سے معلوم ہوا کہ پہلی جماعت کا موقف حق ہے' جو یہ کہتی ہے کہ نذر صرف اللہ تعالی ہی کیلیئے ہونی چاہیئے اور غیر اللہ کے لئے نذر کفر و شرک ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص535